سوال

داڑھی کے متعلق تفصیل

جواب

سوال: اسلام وعلیکم داڑھی کھلی چھوڑنے کے مطلق تمام احادیث اور کیا ایک مٹھ تک کٹوا دیا جائے یہ چھوڑ دیا جائے۔ جس طرح کچھ اہل حدیث کا عمل ہے کہ بلکل کھلا چھوڑ دیتے ہیں۔

جواب: اس بارے اہل الحدیث اہل علم کا اختلاف ہے۔ جمہور اہل الحدیث ڈاڑھی کے چھوڑنے کو واجب قرار دیتے ہیں اور اس میں سے کچھ بھی لینے کو جائز نہیں سمجھتے ہیں جبکہ بعض اہل الحدیث ایک مشت سے زائد یا ہونٹوں کے نیچے یا گالوں کے بال لینے کو جائز سمجھتے ہیں۔ مولانا عبد اللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ کی یہ رائے تھی کہ ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کے بال لینا جائز ہے اور اس بارے ان کا ایک مستقل مفصل فتوی بھی موجود ہے۔ محدث العصر کے شاگرد خاص حافظ عبد الرحمن مدنی صاحب مولانا ثناء اللہ مدنی صاحب کی بھی یہی رائے ہے۔ فتاوی اہل الحدیث اور فتاوی ثنائیہ وغیرہ میں اس کی تفصیل دیکھ لیں۔ راقم کا رجحان دوسری رائے کی طرف ہے۔

سوال: ایک مٹھی سے زائد داڑھی کاٹنے کا حکم کیا ہے؟

الحمد للہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی اور قولی سنت داڑھی بڑھانا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی کو بڑھانے اور اسے اپنی حالت میں چھوڑنے کا حکم بھی دیا ہے

امام بخاری اور مسلم وغیرہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مونچیں پست کرو، اور داڑھیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5443) صحیح مسلم حدیث نمبر (600).

اور ایک روایت میں ہے:

" مشرکوں کی مخالفت کرو، اور مونچھیں کتاؤ، اور داڑھیاں اپنی حالت پر چھوڑ دو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (602).

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مونچھیں کاٹو، اور داڑھیاں لمبی کرو، اور مجوسیوں کی مخالفت کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (383).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" اعفاء اللحیۃ کا معنی یہ ہے کہ: داڑھی اپنی حالت میں چھوڑ دو اور کاٹو نہیں، حتی کہ وہ بڑھ جائے یعنی زیادہ ہو جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ قولی سنت تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل یہ ہے کہ: یہ ثابت نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی کاٹی ہو

اور وہ حدیث جو ترمذی میں عمرو بن شعیب عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کے طول و عرض سے کاٹا کرتے تھے"

امام ترمذی نے اس حدیث کے متعلق کہا ہے: یہ حدیث غریب ہے، دیکھیں: ترمذی حدیث نمبر (2912).

اور اس حدیث کی سند میں عمر ہارون ہے جو متروک راوی ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب التھذیب میں کہا ہے، اس سے علم ہوا کہ یہ حدیث صحیح نہیں، اور اس سے حجت قائم نہیں ہو سکتی اس کے مقابلہ میں صحیح احادیث ہیں جو داڑھی کو بڑھانے اور زیادہ کرنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں

لیکن جو بعض لوگ داڑھی منڈاتے یا پھر داڑھی کے طول و عرض سے کٹواتے ہیں، تو یہ جائز نہیں، کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور ان کے داڑھی بڑھانے کے حکم کے مخالف ہے اور

امر وجوب کا تقاضا کرتا ہے حتی کہ اسے اس اصل یعنی وجوب سے پھیرنے والا صارف مل جائے، اور ہمارے علم میں تو کوئی ایسی دلیل نہیں جو اسے اس معنی سے دوسرے معنی میں لے جائے " اھ
دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (136/5).
شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:
" داڑھی کٹوانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مخالف ہے، آپ کا فرمان ہے: " داڑھی کو بڑھاؤ " اور " داڑھی لٹکاؤ " توجو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی واتباع کرنا چاہتا ہے وہ داڑھی کا کوئی بال نہ کاٹے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہی ہے کہ داڑھی میں سے کچھ بھی نہ کاٹا جائے، اوراسی طرح پہلے انبیاء کا بھی یہی طریقہ تھا
دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (126/11).
اور بعض اہل علم کی رائے ہے کہ مٹھی سے زائد داڑھی کاٹنا جائز ہے، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے فعل سے استدلال کیا ہے،، بخاری نے روایت کیا ہے کہ:
" ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جو اس سے زیادہ ہوتی اسے کاٹ دیتے "
صحیح بخاری حدیث نمبر (5892).
شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:
" جس نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے فعل سے دلیل پکڑی ہے کہ وہ حج میں مٹھی سے زیادہ داڑھی کاٹ دیا کرتے تھے، تو اس میں اس کے لیے کوئی حجت اور دلیل نہیں، کیونکہ یہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا اجتہاد تھا، بلکہ دلیل اور حجت تو انکی روایت میں ہے نہ کہ اجتہاد میں
علماء کرام نے صراحت سے بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام اور ان کے بعد میں سے راوی کی روایت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو وہ ہی حجت ہے، اور جب رائے اس کی مخالف ہو تو روایت رائے پر مقدم ہوگی
دیکھیں: فتاوی ومقالات الشیخ ابن باز (370/8).
اور شیخ عبدالرحمن بن قاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں:
" اور بعض اہل علم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے فعل کی بنا پر ایک مٹھی سے زائد داڑھی کاٹنے کی اجازت دی ہے، اور اکثر علماء اسے مکروہ سمجھتے ہیں، اور اوپر جو کچھ بیان ہو چکا ہے اس کی بنا پر یہی زیادہ ظاہر ہے، اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مختار یہی ہے کہ داڑھی کو اپنی حالت میں چھوڑ دیا جائے، اور اسے بالکل تھوڑا سا بھی نہ کاٹا جائے
اور الدر المختار میں ہے: اور داڑھی سے کچھ کاٹنا جو کہ مٹھی سے کم ہو کسی نے بھی مباح نہیں کیا " اھ مختصرا
دیکھیں: تحریم حلق اللحی صفحہ نمبر (11).
مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (9977) اور (1189) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں
اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے
واللہ اعلم.
الاسلام سوال وجواب